(البخاری / الصلح / اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود / مسلم / الاقضیۃ / باب نقض الاحکام الباطلۃ ورد محدثات الامور)

فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاوی بزازیہ میں ہے۔

یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوۃ لقرأۃ القرآن وجمع الصلحاء والفقراء للختم او لقرأۃ سورۃ الانعام او الاخلاص......	پہلے دن، تیسرے دن، اور ساتویں دن کھانا کھلانے کا اہتمام کرنا اور ان جیسے مواقع پر کھانا قبرستان لے جانا، قرآن خوانی کی دعوت دینا صلحاء وفقراء کو ختم دلانے یا سورۃ انعام یا اخلاص پڑھانے کے لیے اکٹھا کرنا یہ سب مکروہ ہیں۔ (فتاوی بزازیہ، ردالمحتار شرح درالمختار ۱/۶۰۳)

اور شرح المنہاج میں ہے۔

والطعام فی الایام المخصوصۃ کالثالث والخامس والتاسع والعاشر والعشرین والاربعین والشہر السادس والسنۃ بدعۃ ممنوعۃ۔	اور میت کے لیے مخصوص دنوں میں کھانا کھلانے کا اہتمام جیسے تیجہ، پانچواں ساتواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں، ششماہی اور برسی بدعت اور ممنوع ہے (شرح المنہاج)

علامہ کمال ابن الہمام فتح القدیر شرح الہدایہ میں فرماتے ہیں۔

یکرہ اتخاذ الضیافۃ من الطعام من اہل المیت لانہ شرع فی السرور ولا فی الشرور وھی بدعۃ مستقبحۃ۔	میت کے گھر والوں کی طرف سے دعوت کا اہتمام کرنا مکروہ ہے کیونکہ ہر چیز خوشی میں مشروع ہے نہ کہ غم میں اور یہ قبیح ترین بدعت ہے۔

(فتح القدیر / الجنائز / فصل فی الدفن)

فقہ حنفی کے ان واضح بیانات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی